خون آشام قوم

امریکہ زمینِ بدنہاد ہے، جہاں کہنے کو تو دو ٹانگوں والے انسان بستے ہیں لیکن......ان میں اور بہائم میں صرف دو ٹانگوں کا فرق ہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران، اس کے صدر نے جاپان پر ایٹم بم گرانے کا حکم ایسے وقت میں دیا تھا جب حکومتِ جاپان اصولی طور پر جنگ بندی پر تیار ہو چکی تھی اور صرف اتنی مہلت کی طلب گار تھی کہ اپنے بادشاہ ہیرو ہیٹو سے شرائطِ صلح کی تحریر پر منظوری حاصل کر سکے، لیکن......امریکی صدر آنجہانی روز ویلٹ نے یہ کہہ کر بم گرانے کا حکم صادر کر دیا کہ ''جب ہم نے ایٹم بم بنایا ہے تو پھر کہیں نہ کہیں اسے گرانا بھی ہے''۔ جرمنی اور جاپان کی شکست کے بعد فرانس آزاد ہو چکا تھا اور اصولی طور پر مزید جنگ کی ضرورت نہ تھی مگر امریکہ کی خون آشام جبلت خون ریزی کے بغیر نہ رہ سکتی تھی اور اس نے روس کے ساتھ سرد جنگ کا آغاز کر دیا۔

یہ سرد جنگ نام کو سرد تھی مگر اس میں ویت نام، کمبوڈیا، کوریا اور دیگر کئی ممالک میں امریکہ اپنی خون آشامی کی پیاس بجھاتا رہا۔ روس کا کمیونزم اور چین کا سوشلزم، امریکی کیپیٹل ازم کیلئے ایک چیلنج تھا۔ امریکہ کیلئے دنیا پر دہریہ روس اور چین کا کمیونزم یا سوشلزم اس لئے نا قابل برداشت نہیں تھا کہ ان نظام ہائے زندگی میں گاڈ (خدا) کا انکار کیا جاتا تھا بلکہ اس لئے نا قابلِ برداشت تھے کہ یہ دونوں نظام ہائے زندگی امریکہ کے نظامِ زندگی یعنی کیپیٹل ازم کیلئے چیلنج تھے اور امریکہ چاہتا تھا کہ کمیونزم کو مٹا کر روئے زمین پر اپنا سرمایہ دارانہ ضابطہ حیات غالب و رائج کر دے۔ اس ساری جنگ میں عالم اسلام کا وزن امریکی پلڑے میں رہا جس کی وجہ یہ غلط فہمی تھی کہ امریکہ اہلِ کتاب ہے اور اس کا گاڈ، دراصل ہمارے اللہ تعالیٰ کا ہی انگریزی نام ہے۔ یہ غلط فہمی اس وقت رفع ہوئی جب افغانستان میں کمیونسٹ روس کو پاکستان کے ہاتھوں آخری شکست ہوئی اور مطلب پرست، طوطا چشم امریکہ نے کمیونزم کی جگہ اسلام کو اپنا نیا حریف قرار دیا۔ پورا عالمِ اسلام دریائے حیرت میں گم ہے کہ امریکی گاڈ ہمارے اللہ تعالیٰ کا اتنا دشمن کیوں ہے؟ حقیقت یہ نہیں کہ یہ دو خداؤں کی جنگ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ پھر دو نظام ہائے زندگی کی جنگ ہے۔ افغانستان میں روس کی شکست میں پاکستان کا کردار، سرد جنگ میں امریکہ کی آخری فتح کا باعث بنا ورنہ ویت نام، کمبوڈیا اور کوریا سے امریکہ جوتے کھا کر نکلتا رہا۔ گو کہ اس جنگ میں امریکی

اسلحہ استعمال ہوا مگر یہ اسلحہ تو ویت نام میں بھی استعمال ہوا تھا۔ افغانستان میں یہ اسلحہ ان مسلمانوں کے ہاتھوں استعمال ہوا تھا جن میں اسلام کے نظریہ حیات کی وہ طاقت تھی جو امریکی فوج کو آج بھی حاصل نہیں ہے۔ اس جنگ میں امریکہ پر بھی حقیقت منکشف ہوئی کہ روس کو شکست امریکی اسلحہ سے نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے طاقتور نظریہ حیات سے ہوئی ہے۔ وہ اس انکشاف سے ڈر گیا کہ اس کے سرمایہ دارانہ فلسفہ زندگی کیلئے اسلام کی شکل میں ایک بہت بڑا خطرہ موجود ہے جو کمیونزم سے ہزار گنا طاقتور ہے۔ اسی خطرے کے تحت اس نے 9/11 کی سازش تیار کی اور اپنی خون آشامی کیلئے اہداف مقرر کئے اور ان کے حصول کے واسطے نئی اصطلاحات تراشیں اور مسلمانوں کو بنیاد پرست، انتہا پسند اور دہشت پسند جیسے القابات سے متہم کرنا شروع کر دیا اور اسی پردے میں عراق اور افغانستان میں اپنی خون ریزی اور خون آشامی کی وہ تاریخ رقم کر رہا ہے جس کی ابتدا سراسر جھوٹ اور مکاری سے ہوتی ہے۔ اس پس منظر میں یہ بات ثابت ہے کہ امریکہ اللہ کی زمین پر اپنا ''کوڈ آف لائف'' غالب کرنا چاہتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی زمین پر اپنا نظامِ زندگی نافذ کرنا چاہتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ﴿هو الذى أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله﴾ [الفتح:۲۸] (ترجمہ) ''اللہ تو وہ ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو (اپنی) ہدایت اور اپنے دینِ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تاکہ اس کی ہدایت یعنی دینِ اسلام دیگر تمام ادیانِ (نظریہ ہائے حیات) پر غالب آ کر دنیا میں نافذ العمل ہو''۔

ہمارے قارئین آسانی سے سمجھ لیں گے کہ بش، رمزفیلڈ، ڈک چینی، آرمیٹج اور کونڈا لیزا رائس کیا چاہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نظامِ زندگی یعنی اسلام کو مٹا کر اپنا نظامِ زندگی، دنیا پر نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ پر کمربستہ ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ عالمِ اسلام کے اربابِ بست وکشاد کا وزن ایک بار پھر امریکی پلڑے میں ہے۔ عراق میں جلال طالبانی اور افغانستان میں حامد کرزئی وہ گورکن ہیں جو ان مسلمانوں کی قبریں کھودنے کا کام کرتے ہیں جنھیں نیٹو افواج مار رہی ہیں۔ چونکہ ہم ذمہ دار محبِ وطن ہیں اس لیے اپنے حال لکھنے سے دستکش ہوتے ہیں کہ ہمیں اپنی اس آئینی ایمرجنسی کا احترام ملحوظ ہو چکا ہے کہ جسے اگر آئینہ دکھا دیں تو خود اپنے تئیں بھی نہ پہچان سکے۔ ہم اپنی محترم عدلیہ کے بھی مداح ہیں جس نے دنیا کی آئینی تاریخ میں فردِ واحد کو آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار دے کر فقید المثال نظیر قائم کی اور پھر ایم۔ اے کو ہدیہ ستائش پیش کرتے ہیں جس نے سترہویں ترمیم کے ذریعے شراکتِ اقتدار کی قیمت ادا کی۔ قربان جائیں اس کی معصوم اداؤں پر! صدر کی وردی پر تو وہ صدر کے وعدہ سے مات کھا گئی مگر اس نے یہ بتانے کی کبھی زحمت نہیں اٹھائی کہ جداگانہ انتخاب جس کی وہ ہمیشہ مدعی رہی، اس کی جگہ مخلوط انتخاب کی گولی کیسے کھائی ؟؟؟